102553 - جنسی طور پر عاجز شخص سے شادی کرنے کا حکم`

سوال

کیا میں جنسی طور پر عاجز شخص سے شادی کر سکتی ہوں ؟
کیا شرعاً ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں، کیونکہ میں اس سے محبت کرتی اور اسے اپنا شریك حیات بنانا چاہتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت کے لیے جنسی طور پر عاجز شخص سے شادی کرنا جائز ہے؛ کیونکہ جماع بیوی کا حق ہے اور اس نے یہ حق ساقط کر دیا ہے، اور جب وہ ایسا کر لے یعنی اپنا حق ساقط کر لے تو پھر نکاح کے بعد اسے اس کے مطالبے کا حق حاصل نہیں رہتا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ بیوی کے لیے فسخ نکاح کا حق ثابت ہونے والے عیوب بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں:

اور ان عیوب میں یہی بھی شامل ہے کہ اگر خاوند جماع کرنے سے عاجز ہو . ان کا کہنا ہے کہ: ان عیوب سے اختیار ثابت ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ عقد نکاح کے وقت اس عیب کا علم نہ ہو، اور نہ ہی عقد نکاح کے بعد اس عیب پر راضی ہو، اور اگر عقد نکاح میں یا بعد میں اسے اس عیب کا علم ہو جائے اور وہ اس پر راضی ہو جائے تو اسے کوئی اختیار نہیں، ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 142).

اور المدونۃ میں درج ہے:

" میں کہتا ہوں: یہ بتائیں کہ اگر عورت ایسے شخص سے شادی کر لے جس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہو، یا وہ خصی ہو اور عورت اس کا علم بھی رکھتی ہو ؟

تو ان کا کہنا تھا: اس عورت کو کوئی اختیار نہیں ہوگا، امام مالك کا یہی کہنا ہے.

وہ کہتے ہیں: امام مالك رحمہ اللہ کا کہنا ہے: اگر عورت نے خصی مرد سے شادی کر لی اور اسے علم نہ تھا تو عورت کو جب علم ہو اسی وقت اسے اختیار حاصل ہے "

دیکھیں: المدونۃ (2 / 144).

مزید آپ الموسوعة الفقهية (29 / 69) کا بھی مطالعہ کریں.

ہم نے جو نکاح کے جواز کا ذکر کیا ہے اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ آپ کے لیے افضل اور بہتر یہی ہے کہ آپ اس حالت میں اس شخص سے شادی مت کریں، کیونکہ جماع اور پھر اس کے نتیجہ میں اولاد کا ہونا ایک فطری امر ہے جس کی مرد اور عورت دونوں کو ضرورت ہوتی ہے.

اور اب تو آپ اپنا یہ حق ختم کر رہی ہیں، لیکن آپ کو کیا علم کہ ایک یا دو برس بعد کیا ہو اور آپ اس کی خواہش کرنے لگیں، کیونکہ نکاح تو مستقل طور پر ہوتا ہے، کوئی کھیل نہیں.

اس لیے امام احمد رحمہ اللہ عورت کے ولی کے بارہ میں کہا کرتے تھے:

مجھے یہ پسند نہیں کہ عورت کا ولی اس کی شادی کسی ایسے شخص سے کر دے جو جماع کرنے سے عاجز ہو، اور اگر وہ عورت اس وقت راضی بھی ہو گئی تو رخصتی اور دخول کے وقت اسے ناپسند کریگی؛ کیونہ عورتوں کی حالت جماع وغیرہ کرنا ہے، اور انہیں بھی وہی کچھ اچھا لگتا ہے جو ہم مردوں کو اچھا لگتا اور پسند ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ اس پر تعلیق لگاتے ہوئے کہتے ہیں:

" یہ اس لیے کہ اس میں ہمیشہ کا نقصان ہے، اور اس کی ہمیشگی پر رضامندی موثوق نہیں.... اور ہو سکتا ہے یہ عدوات و اختلاف کا سبب بن جائے "

دیکھیں: المغنی (10 / 67).

اور پھر آپ پر یہ مخفی نہیں کہ یہ شخص آپ کے لیے ا جنبی اور غیر محرم ہے، اس لیے جب تک آپ کا اس سے نکاح نہ ہو جائے آپ کے لیے اس کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق نصیب کرے اور آپ کی معاونت فرمائے، اور آپ کے لیے خیر و بھلائی میں آسانی پیدا کرے.

واللہ اعلم .